OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:2, Issue: 1, July -Dec 2023 PP: 157- 177

خواتین کی دینی تعلیم اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نصابِ بنات کا تقابلی جائزہ

Religious education of women: A comparative review of womens' curriculum of 'Etihād Tanẓīmāt-i-Madāris Pakistan'

Published: 30-12-2023
Accepted: 20-12-2023
Received: 15-11-2023

Muhammad Ajmal Khan
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: ajmal13101@gmail.com

Prof. Dr. Syed Azkia Hashimi
Ex-Chairman, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: azkiahashimi@gmail.com

Abstract

Acquiring religious education is the basic right of every human being. Islam does not give this right only to men, but wherever it guides the education and training of men, it also encourages the proper education and good training of women so that only men cannot have a monopoly on religious education or religious instructions. The universal religious teachings of Islam call for equipping both men and women with education. This is the reason why in the history of Muslims, religious education has been given an important place to women in the society and they have never been deprived of religious education. Therefore, according to the circumstances in every era, the arrangement of women's religious education has been among the priorities of Muslims. Islam does not encourage to be cut off from the world; therefore it is their basic right for women to get contemporary education according to their era only where they need religious education. It is the responsibility of the Muslim Ummah to provide them with an education that is compatible with contemporary requirements. That is why, when the Federation of Religious Madrasas was established in Pakistan, where they set the curriculum for men and opened madrasas, they also arranged for women's education and separate madrasas were made for them. In this paper, it has been examined that the five major federations that are included under the Union of Madrasahs, and the extent to which the curriculum taught in the women's education madrasas that they have started, is in line with contemporary requirements and modernity. Compatible with? Is there a need for change or not? The writer has come to the conclusion that the curriculum taught in madrasahs under these five federations requires a major change, which is an important need of the times.

***Keywords**: Women Education, Islamic Education, Contemporary Issues.*

تمہید

اسلام کی عالمگیر دینی تعلیمات مرد اور عورت دونوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ہر دور میں مسلمانوں کی تاریخ میں عورتوں کی دینی تعلیم کو معاشرے میں اہم مقام حاصل رہا ہے اور کبھی بھی انہیں دینی تعلیم سے محروم نہیں رکھا گیا۔ ہر دور میں حالات کے مطابق عورتوں کی دینی تعلیم کا انتظام وانصرام اہل حل وعقد کی ترجیح میں شامل رہا ہے۔اسلام دنیا سے کٹ جانے کی ترغیب نہیں دیتا، اس لیے عورتوں کو جہاں دینی تعلیم کی ضرورت ہے وہاں ہی اپنے دور کے مطابق عصری تعلیم کا حصول بھی ان کا بنیادی حق ہے۔انہیں ایسی تعلیم فراہم کرنا جو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو یہ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ اسی لیے جب پاکستان میں دینی مدارس کے وفاق قائم ہوئے توانہوں نے جہاں مردوں کے لیے نصاب تعلیم طے کیے اور مدارس کھولے وہاں ہی عورتوں کی تعلیم کا بھی انتظام کیا اور ان کے جدا مدارس بنائے گئے۔آج پاکستان میں یہ پانچ وفاق اور ان سے جڑے ہزاروں مدارس شب وروز خواتین کی دینی تعلیم کے لیے مصروف ہیں۔ان مدارس میں کئی لاکھ خواتین دینی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔اتنی بڑی سطح پر خواتین کی دینی تعلیم کے ضمن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب ان کی ضرورت کے لیے کافی ہے یا ان مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب کس حد تک مشترکات پر مشتمل ہے۔مقالہ ہذا میں ان پانچ وفاقوں میں پڑھایا جانے والا نصاب زیرِ تحقیق ہے اور ان کے باہم تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو محققین اور نصاب سازی میں شریک کار افراد کے لیے مستقبل کے حوالوں سے بہترین لائحہ عمل طے کرنے میں مدومعاون ثابت ہوگا۔

تعلیم کا لغوی مفہوم:

تعلیم : سکھانا یا بتانا ، تلقین، ہدایت اور تربیت کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

تعلیم کا اصطلاحی مفہوم:

درج ذیل اس کے اصطلاحی مفاہیم ہیں:

- تعلیم آموزش تہذیب عقل واخلاق تعلیم وتدریس
- تربیت کا عمل یا اس تربیت کا ایک حصہ یا مرحلہ
- تعلیم وتربیت کے نتیجے میں حاصل ہونے والا علم یا صلاحیت
- کسی خاص ہنر یا پیشے کی تدریس یا تحصیل
- تدریس اور نظم وضبط کی حیثیت
- تعلیم ایک ایسا شعبہ علم ہے جو مدارس میں تعلیم وتعلم کے طرق سے تعلق رکھتا ہے۔
- تعلیم لوگوں کو لکھنا پڑھنا سیکھانا
- نوشت وخواند سے بہرہ اندوز کرنا

یہ سب تعلیم کے مفاہیم ہیں۔ تعلیم میں علوم وفنون کی تعلیم کا مفہوم بھی شامل ہو جاتا ہے [1]۔

انگلش میں تعلیم کے لیے بولا جانے والا لفظ:

انگریزی زبان میں تعلیم کے لیے "Education" کا لفظ استعمال ہوتا ہے، یہ دراصل لاطینی زبان کے دو الفاظ "Edex" (نکالنا) اور "DucerDuc" (رہنمائی) سے ماخوذ ہے۔[2] اس کے لفظی حیثیت سے معنی "پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنا" اور

"معلومات کو جمع کرنا" آتا ہے۔ اس حیثیت سے اس لفظ کے معنی میں "طالب علم کی مخفی صلاحیتوں کو نکھارنے" اور "معلومات فراہم کرنے" کا مفہوم شامل ہے۔

جان اسٹورٹ مل:

مغرب میں مختلف دانشوروں نے تعلیم کے مفہوم کو وسعت دینے کی سعی کی ہے، ان میں سے ایک جان اسٹورٹ مل ہے۔ جان اسٹورٹ مل کا نظریہ یہ ہے کہ تعلیم واضح مقصد کے حصول کے لیے، فطرت کے کمال سے قریب تر ہونے کی وجہ سے کیے جانے والے کاموں کا ہی احاطہ نہیں کرتی یا صرف ان افعال کو ہی محیط نہیں جو اسی بنیاد پر دوسرے ہمارے لیے کرتے ہیں، بلکہ اس کا مفہوم بہت وسعت کا حامل ہے اس میں وہ چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں جو انسانی کردار پر اگرچہ براہِ راست اثرانداز نہیں ہوتیں لیکن بالواسطہ انسانی کردار ان کے زیرِ اثر رہتا ہے۔

> *Not only does it include whatever we do for ourselves, and whatever is done for us by others, for the express purpose of bringing us somewhat nearer to the perfection of our nature; it does more: in its largest acceptation, it comprehends even the indirect effects produced on character and on the human faculties, by things of which the direct purposes are -quite different.*[3]

جان ملٹن نے تعلیم کی تعریف اس طرح کی ہے:

"ایک عمدہ اور مکمل تعلیم انسان کو نجی اور عوامی زندگی کے فرائض امن اور جنگ میں دیانتداری، مہارت اور شان کے ساتھ انجام دینے کے لیے تیار کرتی ہے۔"[4]

جان ڈیوی (امریکی فلاسفر) کے مطابق:

افراد اور فطرت کے بارے میں عقلی اور جذباتی رویوں کی تشکیل کے عمل کو تعلیم کہا جاتا ہے۔[5]

ڈاکٹر پارک کے مطابق:

مطالعہ کے ذریعے علم اور عادت حاصل کرنے کے عمل کو تعلیم کہتے ہیں۔[6]

ڈکشنری آف ایجوکیشن کے مطابق:

تعلیم کی لغت کے مطابق۔

- تعلیم ایک سماجی عمل ہے۔ فرد اس کے ذریعے سماجی فہم حاصل کرتا ہے۔[7]
- وہ عمل جس سے ایک نسل اپنے ماضی کا علم حاصل کرتی ہے اسے تعلیم کہتے ہیں۔
- عربوں کے نزدیک علم کی سطح شعور و معرفت کی سطح سے بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم کے لیے لفظ "علم" استعمال ہوتا ہے۔ معرفت اور شعور باری تعالیٰ کے لیے استعمال نہیں کرتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی صفت علیم ہے، اسے معارف اور باشعور نہیں کہا جاسکتا۔

پروفیسر خورشید احمد کہتے ہیں:

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ایک قوم اور فرد خود آگاہی حاصل کرتے ہیں اور یہ عمل اس قوم کو بنانے والوں

کے شعور کو بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔ یہ نئی نسل کی تعلیم و تربیت ہے جس سے وہ زندگی گزارنا سیکھتی ہے، اس سے زندگی کے مقاصد اور فرائض کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے ایک قوم اپنے ذہنی، ثقافتی اور فکری ورثے کو آنے والی نسلوں تک پہنچاتی ہے۔[8]

مسلمانوں کے ہاں تعلیم کی اہمیت و فضیلت

اہل علم کے لیے درجات کی بلندی:

مسلمانوں کے ہاں علم و تعلیم کی نمایاں حیثیت ہے، یہاں تک کہ وہ علم رکھنے والوں کو عام لوگوں سے بالکل ممتاز رکھتا ہے اور اس کی وضاحت قرآن کریم میں یوں ہے:

"يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ "[9]

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا، درجے بلند فرمائے گا۔

عالم اور غیر عالم برابر نہیں۔

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ "[10]

ترجمہ: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

صرف قرآن کریم ہی علم کی فضیلت اور اہل علم کے مقام کو جدا بیان نہیں کرتا بلکہ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی متعدد احادیث میں علم کی فضیلت اور علم حاصل کرنے کی ترغیب بیان فرمائی ہے:

عن ابن عباس ان رسول اللهﷺ قال: "من يرد الله به خيراً يفقه فى الدين "[11]

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کا فہم عطا کرتا ہے۔

قال ابى هريرة قال قال رسول الله: "من سلك طريقاً يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة"[12]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

اور ایک اور جگہ حصول علم کی جدوجہد کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہے:

عن انس ابن مالك قال قال رسول الله: "من خرج فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع"[13]

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔

علم کو چھپانے والے کے واسطے وعید سنائی گئی:

ابى هريرة قال قال رسول الله: "من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيامة بلجام من النار"[14]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے چھپالیا۔ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔

پانچ وفاقی بورڈ کا نصاب تعلیم (برائے مدارس بنات) اور ان کا تنقیدی جائزہ

وفاق المدارس کا مکمل تعارف

برصغیر پاک و ہند میں مدارس کی پہلی عمارت ناصر الدین قباچہ کے دور میں اس وقت کے ایک مشہور عالم، مدرس مولانا قطب الدین کاشانی کے لیے ملتان میں بنوائی گئی تھی۔اس کے بعد ہندوستان میں دینی مدارس کا سلسلہ بڑھتا گیا، دینی مدارس کی کفالت کے لیے مختلف بادشاہوں اور امراء نے جائیداد میں وقف کیں، تعلیم کا سلسلہ سلطنت مغلیہ کے زوال تک جاری رہا۔زوال مغلیہ سلطنت کے بعد مدارس عربیہ کی سرکاری سرپرستی ختم ہو گئی اور کئی مدارس معاشی ابتری کی وجہ سے مسائل کا شکار ہونے لگے۔ مسلمانوں کی دینی تعلیم اور اقدار خطرے میں نظر آئیں تو علماء اور عامۃ الناس میں سے دینی تعلیم کے بقاء کی تحریک اٹھی اور مخیّر حضرات کی تعاون سے مدارس کے وجود کو باقی رکھنے کے لیے کوششوں کا آغاز ہوا۔ انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد مدارس کے نصاب کو غیر اہم کرنے کے لیے نصابی تبدیلیاں کیں اور سرکاری ادارے قائم کئے جہاں عصری علوم تو پڑھائے جاتے تھے لیکن دینی تعلیم کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ علماء نے جب یہ دیکھا کہ سرکاری مدارس کے نصاب کے ذریعے مسلمانوں کے نصاب کے ذریعے مسلمانوں کو مذہب اسلام سے بیگانہ اور برگشتہ کیا جارہا ہے تو انہوں نے مدارس کا آغاز کرتے ہوئے، دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر اس میں وہی قدیم نصاب رائج کر دیا۔

دارالعلوم کی پیروی میں ملک کے مختلف شہروں سہارنپور، مراد آباد، دہلی، اور آگرہ میں بھی مدارس قائم ہوئے اور ان میں قدیم درس نظامی اور ولی اللہی نصاب تعلیم رائج رہا۔1947ء میں قیام پاکستان کے بعد، آزاد مملکت میں بھی علماء کرام نے عوام کے تعاون سے ان مدارس کے وجود کو باقی رکھا تاکہ مسلمانوں میں اسلام کی تعلیمات باقی رہیں۔ چنانچہ پاکستان کے چاروں صوبوں بشمول کشمیر، بلتستان، بنگال میں مدارس اپنے مقدور بھر وسائل کے باوجود دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے رہے۔ان مدارس میں بھی وہی نصاب زیر درس رہا جو تقسیم سے پہلے مدارس میں رائج تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مدارس کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان بکھرے ہوئے مدارس کی شیرازہ بندی کی جائے اور ان کے اہداف مقرر کیے جائیں۔ان کا ایک باقاعدہ نظام، منہج اور اسلوب ہو چنانچہ وفاق المدارس کے نام سے ایک وفاق کا قیام عمل میں لایا گیا۔

وفاق المدارس کے قیام کے حوالے سے وفاق کے ناظم قاری حنیف جالندھری لکھتے ہیں:-

"مدارس دینیہ کی یہ عظیم طاقت آج سے 57 سال پہلے مختلف مکڑیوں میں بٹی ہوئی تھی، اکابر نے اس کی شیرازہ بندی کی، چنانچہ جامعہ خیر المدارس کی مجلس شوری کا اجلاس 20 شعبان، 1376ء مطابق 22 مارچ، 1957ء کو زیر صدارت مولانا خیر محمد جالندھری منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شمس الحق افغانی کی تحریک پر اس مقصد کے حصول کے لیے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے صدر حضرت مولانا خیر محمد، اور کنو نیئر حضرت مولانا احتشام الحق مقرر ہوئے۔اس کمیٹی میں مزید توسیع کا اختیار حضرت مولانا خیر محمد کو دیا گیا۔ انہوں نے مزید پانچ ارکان شامل کیے۔ اسطرح مندرجہ ذیل بارہ اراکین سے ابتدائی تنظیمی کمیٹی نے کام کی ذمہ داری سنبھالی۔ اراکین کے نام یہ تھے"۔ مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا ادریس کاندھلوی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا محمد صادق، مولانا فضل احمد، مولانا عرض محمد، مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا عبداللہ جالندھری، مولانا عبداللہ، مولانا محمد علی جالندھری۔[15]

رابطہ المدارس کا مختصر تعارف

رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان دینی مدارس کا ایک امتحانی بورڈ ہے۔ اس امتحانی بورڈ کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ کسی مکتبہ فکر یا مسلک کی بنیاد پر قائم نہیں کیا گیا بلکہ وحدت امت کی بنیاد پر مدارس کو مربوط کرنے یکساں نظام تعلیم رائج کرنے اور دینی علوم کی اشاعت وترویج کے لئے کوشاں ہے۔

اگرچہ مدارس اور نظام امتحانات 70ء کی دہائی سے قبل بھی چل رہا تھا لیکن 1987ء[16] سے اس امتحانی بورڈ کو حکومت پاکستان نے منظور کیا۔ قیام کے پہلے دن سے ہی علما کرام کی ان تھک کوششوں اور محنت کی بدولت رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان سے ملحق مدارس اور ان میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے نصابی کمیٹی وقتاً فوقتاً نصاب کا جائزہ اور مزید بہتر اضافے طے کرتی ہے۔ عصری مضامین بھی ابتدائی درجات کے نصاب میں شامل کئے گئے ہیں ان کی تنفیذ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اور ہر سال اس کے مطابق امتحانات ہوتے ہیں۔ مجلس مشاورت عالیہ اور عالمیہ کے منتظمین یا ناظمین اعلیٰ پر مشتمل فورم ہے۔ رابطۃ المدارس الاسلامیہ کے حوالہ سے جملہ امور کے فیصلوں اور ان کی تنفیذ کے لئے یہ فورم موثر انداز میں کام کر رہا ہے۔[17]

تنظیم المدارس کا مختصر تعارف

اعلی حضرت مولانا احمد رضا خانؒ کے ہم خیال علماء کو سنی علماء کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ علمائے اہلسنت بریلوی کا پہلا اجلاس ڈیرہ غازی خان میں ہوا۔ جس میں مفتی محمد حسین نعیمی مہتمم جامعہ نعیمہ لاہور کو مجلس مشاورت کے داعی کے طور پر مقرر کیا گیا۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے ۱۹۶۰ء میں جامعہ نعمیہ لاہور میں ایک تین روزہ اجلاس بلایا جس میں ۶۰ کے قریب علماء و منتظمین نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جسکی ذمے مدارس اخناف کی تنظیم، نصاب سازی، امتحانات اور دوسرے امور میں اتحاد ویگانگت پیدا کرنا تھا۔[18]

۱۹۶۰ء میں ایک جماعت تنظیم المدارس اسلامیہ پاکستان قائم کی گئی جس کے صدر علامہ سید احمد سعید کاظمی (ملتان) مقرر ہوئے۔ ان کی زیر صدارت اجلاس میں مجلس عاملہ کی نامزدگی، آئین سازی، اور دوسرے کئی اہم تنظیمی اور تعلیمی مسائل کے حوالے سے اہم فیصلے کئے گئے۔ اس کے بعد یہ تنظیم لحہ بہ لحہ ترقی کرتی گئی اور ملک کے کئی بریلی مکتبہ فکر کے مدارس کا اس تنظیم کے ساتھ الحاق کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اور یوں اس کا باقائدہ نام "تنظیم المدارس پاکستان (بریلوی)" اختیار کرگیا۔ مولانا عبدالقیوم ہزاروی[19] مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہوری دروازہ لاہور کو تنظیم کا ناظم اعلی مقرر کیا گیا۔

شیخ الحدیث علامہ الحاج عبدالمصطفیٰ الاہزی کی سرپرستی میں کراچی اور سندھ کے علماء کی کئی مشاورتی مجالس منعقد ہوئیں۔

وفاق المدارس السّلفیہ کا مختصر تعارف

مدارس سلفیہ میں یکجہتی اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے اور ان کے تعلیمی و تنظیمی امور کی اصلاح کرنے کے لئے وفاق المدارس السّلفیہ کے نام سے ایک بین المدارس تنظیم قائم کی گئی۔ جمعیت اہل حدیث کے نام سے اس مسلک سے وابستہ علماء کی ایک تنظیم مدت سے قائم تھی اور جملہ علمائے اہل حدیث اسی تنظیم سے وابستہ تھے۔ مولانا سید محمد داود غزنوی باقاعدہ طور پر جمعیت کے صدر رہے ہیں۔[20] جمعیت نے اپنے مدارس کی تنظیم ان میں نصاب کی اصلاح کے لئے نمایاں کام کیا اور ایک کمیٹی قائم

کی جس کو نصاب کمیٹی کا نام دیا گیا اس کا تیار کردہ نصاب اپنے مدارس سلفیہ میں باقاعدہ طور پر نافذ کر دیا۔[21] جمعیت سے منسلک تمام مدارس کی اس تنظیم کا باقاعدہ نام "وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان" رکھا گیا۔

اس وفاق کا صدر دفتر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں قائم ہے۔

وفاق المدارس الشیعہ کا مختصر تعارف

مخزن العلوم الجعفریہ شیعہ نے میانی ملتان میں 1941ء میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔1951ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودھا شہر میں اور جامعہ امامیہ لاہور میں قائم ہوئے۔1954ء میں لاہور میں جامعۃ المنتظر کا قیام عمل میں آیا۔[22] اور یوں شعیہ مکتبہ فکر کے ہزاروں چھوٹے بڑے مدارس قائم ہوتے گئے۔

جب مدارس کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا تو اس امر کی ضرورت کو محسوس کیا گیا کہ مدارس کے مابین باہمی رابطہ کو فروغ دیا جائے تاکہ نصابِ تعلیم ،انتظامی قواعد و ضوابط و دیگر متعلقہ امور میں ہم آہنگی پیدا کی جائے اور معیارِ تعلیم بہتر کرنے کیلئے ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

1954ء میں لاہور میں قائم ہونے والے جامعہ المنتظر نے جلد ہی علمی ،دینی حلقوں میں مرکزیت حاصل کر لی لہٰذا ان مسائل و امور پر غور و خوض کیلئے جامعہ المنتظر کی تحریک و دعوت پر 1958ء میں شیعہ مدارس کا پہلا ملک گیر اجتماع ہوا اور اس طرح شیعہ مدارس کے باہمی رابطے کا آغاز ہوا۔اجتماع میں مشترکہ نصاب،سالانہ تعطیلات اور طریقِ امتحان وغیرہ جیسے امور طے ہوئے،ان امور کی نگرانی کیلئے علامہ نصیر حسین نجفی[23] فاضلِ عراق کو متفقہ طور پر ذمہ داری سونپی گئی۔

جامعہ امامیہ،لاہور میں شیعہ مدارس کے مدرسینِ اعلیٰ کا دوسرا عظیم اجتماع 1962 میں ہوا۔اس اجتماع میں مدارسِ دینیہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور مدارس کے درمیان باہمی رابطہ قائم کرنے کی غرض سے "مجلس نظارت مدارس شیعہ" کا قیام عمل میں آیا۔علامہ شیخ محمد حسین نجفی،سرگودھا کو اس مجلس کا ناظر مقرر کیا گیا لیکن مجلس کی کارکردگی میں مطلوبہ پیش رفت نہ ہو سکی[24]۔

شعیہ مدارس کا نمائندہ اجتماع 17 نومبر 1976ء کو پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ کی تحریک پر مدرسہ جعفریہ کراچی میں منعقد ہوا۔اس اجلاس میں جامعۃ المنتظر کے مروّجہ نصاب کو تمام مدارسِ دینیہ کیلئے منظور کیا گیا۔مدارس کے جملہ امور کی دیکھ بھال اور فیصلوں پر عمدرآمد کرنے کیلئے ایک نگران بورڈ تشکیل دیا گیا۔لیکن پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ کے بانی کی اچانک وفات کی وجہ سے یہ پروگرام دھرا کا دھرا رہ گیا۔[25]

حکومتِ پاکستان نے دینی مدارس کے نمائندگان پر مشتمل ایک" قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان " کا قیام جنوری 1979ء میں کیا۔ کمیٹی کے ارکان نے ملک کے تمام مکاتیب فکر کے مدارس کیلئے قابلِ قبول ایک نصاب تشکیل دیا۔شیعہ مکتبِ فکر کے مدارس کی نمائندگی علامہ سید صفدر حسین نجفی[26] مدظلہ پرنسپل جامعہ المنتظر اور مولانا شبیہہ الحسنین محمدی مرحوم نے کی۔قومی کمیٹی نے بعض اہم فیصلے کیے۔ان اقدامات کے بارے میں تمام مدارسِ دینیہ کے مدرسینِ اعلیٰ کی رائے معلوم کرنے کیلئے 29-30 مارچ 1979ء کو جامعۃ المنتظر، لاہور مدارسِ دینیہ کے مدرسین اعلیٰ اور نمائندوں کا عظیم اجتماع ہوا۔جس میں حکومت سے مربوط امور اور دیگر مسائل کے بارے "وفاق المدارس الشیعہ پاکستان"کے نام سے مدارسِ دینیہ کی تنظیم وجود

میں آئی جو در حقیقت مجلسِ نظامت اور سابقہ تمام تنظیمی ڈھانچوں کا نتیجہ ہے۔[27]

اپریل 1981ء میں عزیز المدارس جامعہ رضویہ چیچہ وطنی میں وفاق المدارس شیعہ پاکستان کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں وفاق المدارس کے نظم و ترتیب کے حوالے سے کئی تجاویز منظور کی گئیں۔ اسی اجلاس میں علامہ سید صفدر حسین نجفی کی وسیع تر قومی خدمات کے پیشِ نظر وفاق المدارس شیعہ پاکستان کا صدر منتخب کیا گیا اور انہیں اختیار دیا گیا کہ وہ وفاق کا باقی تنظیمی ڈھانچہ خود سے تشکیل دیں۔[28] حکومت کی مقرر کردہ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان کی تقریباً ۵۵ میٹنگوں میں شیعہ مدارس کی نمائندگی علامہ سید صفدر حسین نجفی نے صدر وفاق المدارس شیعہ کی حثیت سے کی۔[29]

2 جنوری 1987ء کو "رئیس الوفاق" کی طرف سے مجلسِ عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس رئیس الوفاق کی صدارت میں مرکزی دفتر جامعۃ المنتظر میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر کے شیعہ دینی مدارس کے پرنسپل اور مدرسینِ اعلیٰ حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ اس اہم اجلاس میں درجہ ذیل امور پر اتفاق ہوا۔[30] 1۔ وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے دستور العمل کو کافی غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اس سے قبل عبوری دور میں ہونے والے فیصلوں کی توثیق کرنے کے بعد اس دستور کو فوراً نافذ العمل قرار دے دیا گیا۔

2۔ علامہ سید صفدر حسین نجفی مدظلہ کو وفاق المدارس شیعہ پاکستان کی صدارت کیلئے مزید پانچ سال کیلئے متفقہ طور پر منتخب کر لیا گیا

3۔ اجلاس میں وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے ترمیمی نصاب پر بھی غور و فکر کیا گیا۔[31]

محسنِ ملت علامہ سید صفدر حسین نجفی کی رحلت (3 دسمبر 1989) کے بعد جناب آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی کو رئیس الوفاق منتخب کیا گیا جو کہ دستور العمل میں دیئے گئے قواعد و ضوابط کے مطابق اب تیسری بار اِس منصب کیلئے منتخب ہو کر اس اہم ادارہ کی سربراہی کر رہے ہیں۔ وفاق المدارس نے اِس عرصہ میں اگرچہ شعبہء امتحانات واجراءِ اسناد کے کام کو اولین ترجیح کے طور پر انجام دیا ہے مگر اِس کے علاوہ بھی مُلک بھر کے مدارس سے رابطہ، جناب رئیس الوفاق کا ملک بھر کے مدارس کا دورہ، حکومت سے مربوط مسائل میں شیعہ مدارس کی ترجمانی اور اُن کے حقوق کے دفاع و بہتری کیلئے نمایاں کام کئے ہیں۔[32]

1980ء کے عشرہ کے اوائل میں صدر جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے دینی مدارس کے طلباء و طالبات کیلئے الشہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کی سند کو ایم۔اے عربی، اسلامیات کے مساوی قرار دیا وفاق المدارس الشیعہ سے جون 2012ء تک الشہادۃ العالمیہ کے کامیاب امیدواران کی تعداد 10000 ہے۔[33]

مذکورہ بالا پانچ وفاقات میں پڑھائے جانے والے نصابِ بنات کا تقابلی جائزہ

ذیل میں پانچوں وفاق کے نصابات میں پڑھائے جانے والے مضامین کا باہمی تقابل کالمز کی صورت میں یوں پیش کیا جاتا ہے کہ کون سے مضامین کس وفاق کے نصاب میں شامل ہیں اور پڑھائے جاتے ہیں:

درجہ ثانویہ عامہ کا نصاب مساوی میٹرک

نمبر شمار	مضمون	وفاق المدارس السّلفیہ	تنظیم المدارس	وفاق المدارس العربیہ	وفاق المدارس شیعہ	رابطہ المدارس

	القرآن الکریم	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	حدیث	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	تجوید	شامل ہے	شامل ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے
	فقہ	شامل نہیں ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	عقائد	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل نہیں ہے
	سیرت	شامل ہے	شامل نہیں ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے
	عربی	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	منطق	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے		شامل ہے	شامل نہیں ہے
	صرف	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	نحو	شامل ہے	شامل ہے		شامل ہے	شامل ہے
	اصولِ حدیث	شامل ہے	شامل نہیں ہے		شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	اردو	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے
	انگریزی	شامل ہے	شامل ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے
	سائنس	شامل ہے	شامل ہے		شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	ریاضی	شامل ہے	شامل ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے

خواتین کی دینی تعلیم اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نصاب بنات کا تقابلی جائزہ

	مطالعہ پاکستان	شامل ہے	شامل ہے		شامل نہیں ہے	شامل ہے
	کمپیوٹر	شامل ہے	شامل نہیں ہے		شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	اخلاقیات	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے		شامل ہے	شامل نہیں ہے
	معانی وبیان	شامل ہے	شامل نہیں ہے		شامل ہے	شامل نہیں ہے
	اصول فقہ	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے		شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
ٹوٹل مضامین		15	12		10	12

درجہ ثانویہ خاصہ کا نصاب مساوی ایف اے (یہ نصاب 2 سال پر محیط ہے)

نمبر شمار	مضمون	وفاق المدارس السلفیہ	تنظیم المدارس	وفاق المدارس العربیہ	وفاق المدارس شیعہ	رابطہ المدارس
	القرآن الکریم ترجمہ و تفسیر	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	اصول تفسیر	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	حدیث	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	اصولِ حدیث	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	فقہ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	اصولِ فقہ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	نحو	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے

	منطق	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	عربی	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	سیرت	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	تاریخ	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے
	بلاغت	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	ادب	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	عقائد	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	معاشیات	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	انگریزی	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	شہریت	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	مطالعہ پاکستان	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	کمپیوٹر سائنس	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	معانی وبیان	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	سیاسیات	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	صرف	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے

	اخلاق	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے
	فلسفہ	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	ٹوٹل مضامین	16	14	09	12	10

درجہ عالیہ کا نصاب مساوی بی اے (یہ نصاب 2 سال پر محیط ہے)

نمبر شمار	مضمون	وفاق المدارس السّلفیہ	تنظیم المدارس	وفاق المدارس العربیہ	وفاق المدارس شیعہ	رابطہ المدارس
	قرآن کریم	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	فقہ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	اصول فقہ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	فلسفہ	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے
	مختارات الادب	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	عقائد	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	بلاغۃ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	حدیث	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	الصرف	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	نحو	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے

	فرائض	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	تاریخ	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	معاشیات	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	انگریزی	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	ایجوکیشن	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	مطالعہ پاکستان	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	تفسیر	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	اصول تفسیر	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
	اصولِ حدیث	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	عربی	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	منطق	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	ادب	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	تحقیق	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	سیاسیات	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے
ٹوٹل مضامین		18	12	11	11	10

درجہ عالمیہ کا نصاب مساوی ایم اے (یہ نصاب 2 سال پر محیط ہے)

نمبر شمار	مضمون	وفاق المدارس السّلفیہ	تنظیم المدارس	وفاق المدارس العربیہ	وفاق المدارس شیعہ	رابطہ المدارس
	قرآن کریم	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	حدیث	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	اصول حدیث	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے
	فقہ	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	عقائد	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	فرائض	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	تاریخ	شامل ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	اصولِ تفسیر	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	اصول فقہ	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	البلاغۃ	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	رجال	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	معاشیات	شامل ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے
	تحقیق	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل نہیں ہے	شامل ہے	شامل نہیں ہے
	اسلامی	شا	شا	شا	شا	شا

	سیاسیات	مل ہے	مل نہیں ہے	مل نہیں ہے	مل نہیں ہے	مل ہے
ٹوٹل مضامین		11	05	04	07	03

عصر حاضر میں مذکورہ بالا مدارس میں مروجہ تعلیمی نصاب کا تنقیدی جائزہ

1. تفسیر القرآن:

قرآن پاک کی تفسیر کو تدریس کے دوران خاص دلچسپی کے ساتھ پڑھایا جائے اور اسے مرکزی حیثیت دی جائے۔ لفظی ترجمے، صرف و نحو کی تشریحات کے ساتھ پڑھایا جائے۔ دور جدید کے اندر قرآن پاک پر کئے جانے والے اعتراضات، شکوک و شبہات اور قرآن پاک کی تاریخ تدوین سے اکثر طلباء ناواقف ہوتے ہیں انہیں تدریس کے دوران واقفیت دلائی جائے۔[34]

2. عربی:

جدید اور مؤثر طریقے کو اپناتے ہوئے عربی زبان اور ادب اس طرح پڑھائی جائے کہ پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ لہٰذا عربی زبان کو مدارس کے اندر ابتدائی سالوں میں شروع کیا جائے۔ مقدمہ ابن خلدون، البدایہ والنہایہ اور سیرت ابن ہشام جیسی کتابیں اگر شامل کی جائیں تو زیادہ فائدہ مند رہے گا۔[35]

فقہ، اصول فقہ:

فقہ اسلامی کی تاریخ، اس کی تدریجی ارتقاء اور اس کے مختلف اسکولوں کی امتیازی خصوصیات درس میں شامل نہیں ہوتی جن کا شامل ہونا لازمی کیا جائے[36]۔

3. منطق و فلسفہ:

یونانی فلسفہ جو کہ مدارس میں قدیم عرصے سے پڑھایا جاتا ہے وہ عصر حاضر میں خاص اہمیت کا حامل نہیں رہا، لہٰذا اس مضمون کو ختم کرکے عصری علوم کو شامل کیا جائے تو زیادہ بہتر رہیگا۔ اور طلباء فلسفی تعلیم کے بوجھ سے آزاد بھی ہو سکیں گے۔[37]

4۔ جدید معاشیات و سیاسیات:

خرید و فروخت کے مسائل جو مختصر قدوری میں پڑھائے جاتے ہیں وہ ناکافی ہیں کیونکہ جدید معیشت و تجارت نے نت نئے مسائل رونما کر دئے ہیں جیسے بلا سود کاری بینک وغیرہ کے مسائل۔ ان سے واقفیت ایک عالم دین کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے اندر معاشیات اور سیاسیات کے مختلف رائج نظام کی کمی کو محسوس کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس طرف توجہ دینی چاہئے۔[38]

5. انگریزی:

دینی مدارس میں عربی، فارسی، اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان بھی گہرائی کے ساتھ پڑھائی جائے جو کہ آج کے وقت کی ضرورت بن چکی ہے۔ عربی زبان ہمارے دینی کتب کے اندر زیادہ تر موجود ہے۔ فارسی زبان کے مطالعے سے ہمیں برصغیر کی دینی و ثقافتی تاریخ سے واقفیت حاصل ہوگی۔ اردو ہماری قومی زبان ہے جو کہ ہماری بول چال، تقریر و تحریر میں استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ انگریزی عصر حاضر میں جدید علوم کے لئے لازمی ہو گئی ہے۔ وفاق المدارس الشیعہ کے علاوہ باقی تمام وفاق المدارس انگریزی زبان پڑھا رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ دنیا کے اندر آفاقی نظام کو متعارف کرانے کے لئے انگریزی سیکھیں۔[39]

6. سائنس:

جب ہم وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس، رابطۃ المدارس، وفاق المدارس الشیعہ اور وفاق المدارس السّلفیہ پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر چند بڑے بڑے مدارس کے اندر سائنسی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ اکثر مدارس میں طلباء کا یہ حال ہوتا ہے کہ انہیں سائنس کی بنیادی معلومات تک نہیں ہوتیں۔ لہٰذا اس پیچیدہ دور جدید کے اندر خصوصی مہارت پر مشتمل سائنسی علوم کا حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔[40]

7. تاریخ اسلام:

تاریخ اسلام کی وہ کتابیں رکھی جائیں جن میں ماضی کی اسلامی تاریخ تفصیل سے بیان کی گئی ہو۔ تاکہ ہمارے اکابر کی کاوشوں کا صحیح طور پر علم حاصل ہو سکے۔[41]

7. سیرت طیبہ:

سیرت طیبہ کے مضمون پر خاص توجہ مرکوز کرنی چاہئے اور اس موضوع کی عمدہ کتابیں نصاب میں شامل کی جائیں۔[42]

8۔ صرف و نحو:

صرف و نحو یعنی (گرائمر) ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے جس کے بغیر عربی زبان کو سیکھنا مشکل ہے۔ اس لئے عصر حاضر میں وقت وحالات کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف و نحو اگر اردو زبان میں پڑھائی جائے تو طالب علم تھوڑے وقت میں اس پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اگر شرح جامی، کافیہ کی جگہ اوضح المسالک، قطر الندی، النحو الوافی اور شرح ابن عقیل جیسی کتابیں پڑھائی جائیں تو زیادہ بہتر نتائج مل سکتے ہیں۔[43]

9. معانی و بلاغت:

مختصر معانی اور مطول یہ کتابیں داخل نصاب ہیں لیکن ناکافی ہیں۔ لھذا البلاغۃ الواضحۃ اور دروس البلاغۃ اگر شامل نصاب ہوں تو زیادہ بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔[44]

10۔ فارسی:

فارسی زبان کی درس وتدریس میں اگر مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ جیسی شخصیات کی کتابیں شامل ہوں تو زیادہ بہتر رہیگا۔[45]

11۔ اردو:

ہماری قومی زبان ہے اس لئے اس کی جان کاری ہونا ضروری ہے۔ اس کا مطالعہ بھی تعلیمی نصاب میں شامل ہونا چاہئے۔[46]

12. مطالعہ پاکستان:

وفاق المدارس الشیعہ کے علاوہ باقی تمام وفاق میں یہ مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ جس سے ہمارے اسلاف اور برصغیر کی تحریکات کے متعلق معلومات شامل ہوتی ہے۔ لہٰذا وفاق المدارس الشیعہ کے نصاب میں بھی قومی مضمون شامل کیا جائے۔[47]

13. عقائد:

عقیدہ انسانی زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور انسان اپنے عقیدے کی بنیاد پر ہی اپنے معاملات سرانجام دیتا ہے۔

لہٰذا عقیدے کی اصلاح کے لئے قرآنی تعلیمات اور سنت رسول ﷺ کو اپنانا چاہیئے وفاق المدارس الشیعہ میں عقائد کا مضمون پڑھایا جاتا ہے جبکہ دوسرے وفاق بھی اسے شامل نصاب بنائیں تو بہتر نتائج مل سکتے ہیں۔[48]

14۔ کمپیوٹر:

کمپیوٹر کے مضمون کو وفاق المدارس السّلفیہ نے اپنے نصاب میں باقاعدہ طور پر شامل کیا ہے جبکہ باقی وفاق میں موجود نہیں ہے۔ آج کے دور کے اندر آفس، کاروبار اور ہر جگہ اس کمپیوٹر پر کام ہو رہے ہیں لہٰذا باقی تمام وفاق المدارس میں اس مضمون کی کمی کو شدت سے محسوا سے محسوس کیا گیاہ کہ ہر ایک وفاق المدارس کے اندر ایک اہم موضوع کی حیثیت سے پڑھایا جائے۔[49]

15. تجوید:

اس مضمون میں قرآن پاک کی تلاوت صحیح طور پر کرنے کا علم سکھایا جاتا ہے۔ یہ مضمون وفاق المدارس شیعہ کے علاوہ باقی سب وفاق المدارس میں شامل ہے۔ لہٰذا وفاق المدارس شیعہ میں بھی شامل نصاب ہو تو طلباء کو بہتر نتائج مل سکیں گے۔[50]

16. تحقیق و تحریر:

مدارس کے اندر تحقیق اور تحریر کی صلاحیت کی طرف بہت ہی کم توجہ مرکوز رہتی آئی ہے۔ مدارس کے اکثر فضلاء تقریری صلاحیت تو رکھتے ہیں لیکن تحقیق و تحریری صلاحیت سے محروم رہتے ہیں جس کی وجہ دینی مدارس کے اندر تحقیق و تحریر کی طرف عدم دلچسپی لہٰذا مدارس کے اندر بھی ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول تک کی تحقیقی ڈگریاں متعارف کرائی جائیں تاکہ مدارس کے اندر بھی تحقیقی مقالہ جات لکھے جائیں۔[51]

17. تقابل ادیان:

ہمارے مدارس کے اندر کچھ ایسی کتابیں پڑھائی جائیں جن میں تمام مذاہب کا تعارف، بنیادی عقائد، ان کے معاشی و معاشرتی اصول، ان کے مذہبی پیشواؤں کی سیرت سے آگاہی مل سکے۔ کیونکہ دوسرے مذاہب و ادیان کا اسلام سے براہ راست تصادم رہتا ہے اور جن کے تبلیغی مشن اب تک مصروف عمل ہیں۔ لہٰذا ان سے واقفیت رکھنا ضروری ہے تاکہ بوقت ضرورت ان کا مقابلہ کیا جاسکے۔ وفاق المدارس السّلفیہ تقابل ادیان کا موضوع اپنے نصاب میں پڑھا رہا ہے جبکہ اس موضوع کو مستقل مضمون کی حیثیت سے تمام وفاق المدارس میں شامل کیا جائے جو کہ وقت کی ضرورت بن چکا ہے۔[52]

18۔ علم الکلام:

تنظیم المدارس کے نظام میں نصاب میں والمسائل، رابطۃ المدارس کے نصاب میں مولانا ابو الاعلی مودودی اور مولانا مفتی محمد شفیع کی کتابیں رکھی گئی ہیں۔ وفاق المدارس سلفیہ کے نصاب میں شرح العقیدۃ الواسطیہ اور کتاب التوحید شامل کی گئی ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج کو شامل نصاب بنایا گیا ہے جو کہ جدید علم کلام کی طرف اچھا قدم ہے۔[53]

خلاصۃ البحث:

دنیوی لحاظ تمام وفاق المدارس کے متعلق تحقیق کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوئی ہے کہ مدارس میں مروجہ تعلیمی

نصاب دینی طور پر مکمل اور جامع ہے لیکن سے عصر حاضر کی جدید ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو مکمل نہیں ہے۔ جس میں تبدیلیوں کی اشد ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، تنظیم المدارس پاکستان، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان اور رابطہ المدارس پاکستان تھوڑی بہت تبدیلیوں کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کتابیں پڑھارہا ہے۔ جبکہ پانچوں وفاق المدارس میں سے سب سے زیادہ بہتر تعلیمی نصاب وفاق المدارس العربیہ پیش کرتا ہے۔ لہٰذا ایک یکسر اور جامع تعلیمی نصاب تشکیل دینے کی ضروت محسوس کی گئی ہے جو کہ دینی اور دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ جدید دور کے چیلنجز کو مد نظر رکھ کر بنایا جائے تاکہ فرقہ واریت سے بھی چھٹکارا مل سکے اور اس جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور کا بھی مقابلہ کیا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] مولوی فیروز الدین، فیروز الغات ناشر: اردو جامع نیا ایڈیشن پبلشرز فیروز سنز، پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، ص: 365

Mawlavi Firoz al-Din, Firoz al-Ghat. Publisher: Urdu Jamia New Edition Publishers Firoz Sons, Private Limited, Lahore, P: 365

[2] Joseph T Shipely, Dictionary of World Origions, 1957,P:114

[3] "John Stuart Mill "Inagural address as Recter of St' Andrew's vide W,O lessess Smith Education P, 05,06"

[4] محمد شکری، قومی انگریزی اردو لغات / علامہ آلوسی، بلوغ الارب فی معرفۃ العرب، ج: 3، ص: 80

Muhammad Shakri, Qoomi Angrezi Urdu Lughat / Allama Aloosi, Bulugh al-Arab Fi Ma'rifat al-Arab, Vol. 3, P: 80

[5] John Dewey "Democracy of Education" 1916 USA vide A.G Hughes

[6] "Jo Park Introductions selected reading in the Philosophy of Education P 31"

[7] Dictionary of Education terms,Publisher Office of the education Obmusdsman, Goernor's office, state of Washington, Second Edition,2010-2011, P:15

[8] "Dictionary of Education"

[9] المجادلۃ: 11

AL Mujaadalah, Al Āyah: 11

[10] الزمر: 09

Al Zumar, Al Āyah: 09

[11] ترمذی، محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی – مصر، الطبعۃ: الثانیۃ، 1395 ھ-- 1975 م، باب إذا اراد اللہ بعبد خیرا فقھہ فی الدین، ج: 5، ص: 28، رقم الحدیث: 2645

Tirmidhi, Muhammad ibn Isa al-Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Shirkat Maktabat wa Matba'ah Mustafa al-Babi al-Halabi – Egypt, Second Edition, 1395 H - 1975 CE, Vol. 5, P: 28, Hadith Number: 2645

[12] ایضاً، باب فضل طلب العلم، ج:5، ص:29، رقم الحدیث:2646

Ibid, Ḥadīth No: 2646

[13] ایضاً باب فضل طلب العلم، ج:5، ص:29، رقم الحدیث:2646

Ibid, Ḥadīth No: 2646

[14] ابن ماجہ ، محمد بن یزید القزوینی ، سنن ابن ماجہ ،دار إحیاء الکتب العربیۃ - فیصل عیسی البابی الحلبی، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ج:1، ص:97، رقم الحدیث:264

Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid al-Qazwini, Sunan Ibn Majah, Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyya - Faisal Isa al-Babi al-Halabi, Vol. 1, P: 97, Hadith Number: 264

[15] عباسی، ابن الحسن، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ،، شائع کردہ: مرکزی دفتر وفاق، ملتان، 2017، ص:45،44

Abbasi, Ibn al-Hasan, Wafaq al-Madaris al-Arabiyya Pakistan ki Saath Saala Tareekh. Published by: Markazi Daftar Wafaq, Multan, 2017, P: 44, 45

[16] http://rabtatulmadaris.com/ur/ (accessed on March 24, 2013, 9:00 PM)

[17] Ibid

[18] سندھ اور پنجاب کے دینی مدارس، قاصی معصوم الرحمٰن، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، ص ۵۹۹ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو

Sindh and Punjab ke Deeni Madaris, Qasi Ma'soom al-Rahman, Theisi for Ph.D., P: 599, University of Sindh, Jamshoro

[19] از سوانح مفتی عبدلاقیوم ہزاروی

Az Sawnah-e-Mufti Abdul Haq Haqqani

[20] الجامعہ سلفیہ فصیل آباد پاکستان، ص۲۹، ۱۹۸۷

Al-Jamia Salafia, Faisalabad, Pakistan, P: 29, 1987

[21] سندھ اور پنجاب کے دینی مدارس، قاصی معصوم الرحمٰن، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، ص ۵۹۷ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو

Sindh and Punjab ke Deeni Madaris, Qasi Ma'soom al-Rahman, Theisi for Ph.D., P: 597, University of Sindh, Jamshoro

[22] www.jamiatulmuntizar.org

[23] دستور العمل وفاق المدارس الشعیہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲ لاہور جنوری ۱۹۸۷

Dastoor-e-Amal Wafaq al-Madaris al-Sha'iya Pakistan (Printed), P: 2, Lahore, January 1987

[24] ایضا

Ibid

[25] سندھ اور پنجاب کے دینی مدارس، قاصی معصوم الرحمٰن، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، ص ۵۸۷ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو

Sindh and Punjab ke Deeni Madaris, Qasi Ma'soom al-Rahman, Theisi for Ph.D., P: 587, University of Sindh, Jamshoro

[26] دستور العمل وفاق المدارس الشعیہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲ لاہور جنوری ۱۹۸۷

Dastoor-e-Amal Wafaq al-Madaris al-Sha'iya Pakistan (Printed), P: 2, Lahore, January 1987

[27] ایضا، ص ۳

Ibid, P:3

[28] ایضا، ص ۳

Ibid, P:3

[29] ایضا

Ibid

30 *www.jamiatulmuntizar.org*

[31] ایضاً

Ibid

[32] ایضاًIbid

Ibid

[33] ایضاً

Ibid

[34] درس نظامی، پیس ایجوکیشن ڈولپمنٹ فاؤنڈیشن، ص: 55

Dars Nizami, Peace Education Development Foundation, p. 55

[35] عثمانی، مفتی محمد تقی، ہمارا تعلیمی نظام، ص: 103

Usmani, Mufti Muhammad Taqi, Hamara Taleemi Nizam, P: 103

[36] مودودی، سید ابوالاعلی، تعلیمات، اسلامک پبلشرز لاہور، ص: 203

Maududi, Sayyid Abul A'la, Ta'limat, Islamic Publishers Lahore, P: 203

[37] ملک، نسرین طاہرہ، دینی مدارس کے نصاب کے حوالے سے ایک تجزیاتی مطالعہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ Vol: 15 2015ع، ص: 112-110

Malik, Nasreen Tahira, Deeni Madaris ke Nisab ke Hawale se Ek Tajziyati Mutala, Pakistan Journal of Islamic Research Vol: 15 2015 AD, P: 112-110

[38] ڈاکٹر، محمد امین، ہمارا دینی نظام تعلیم، دارالاخلاص، لاہور، ص: 194

Doctor, Muhammad Ameen, Hamara Deeni Nizam Taleem, Darul Ikhlas, Lahore, P: 194

[39] سلیم منصور، دینی مدارس میں تعلیم، انسٹیٹیوٹ آف پالیسز اسٹڈیز اسلام آباد، 2004ع، ص: 55

Saleem Mansoor, Deeni Madaris Mein Taleem, Institute of Policy Studies Islamabad, 2004 AD, P: 55

[40] ملک، نسرین طاہرہ، دینی مدارس کے نصاب کے حوالے سے ایک تجزیاتی مطالعہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ Vol: 15 2015ع، ص: 112-110

Malik, Nasreen Tahira, Deeni Madaris ke Nisab ke Hawale se Ek Tajziyati Mutala, Pakistan Journal of Islamic Research Vol: 15 2015 AD, P: 112-110

[41] ملک، نسرین طاہرہ، دینی مدارس کے نصاب کے حوالے سے ایک تجزیاتی مطالعہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ Vol: 15 2015ع، ص: 112-110

Malik, Nasreen Tahira, Deeni Madaris ke Nisab ke Hawale se Ek Tajziyati Mutala, Pakistan Journal of Islamic Research Vol: 15 2015 AD, P: 112-110

[42] یونس سلیم، عربی اسلامی مدارس کا نصاب و نظام تعلیم، 1995ع ص: 22

Younis Saleem, Arabi Islami Madaris ka Nisab o Nizam Taleem, 1995 AD, P: 22

[43] عباسی، ابن الحسن، دینی مدارس ماضی حال مستقبل، مکتبہ عمر فاروق کراچی، ص:85

Abbasi, Ibn al-Hasan, Deeni Madaris Mazi Hal Mustaqbil, Maktaba Umar Farooq Karachi, P: 85

[44] آزاد مولانا ابوالکلام، خطبات آزاد، ساہتیہ اکیڈمی، ص:354

Azad Maulana Abu al-Kalam, Khutbat Azad, Sahitiya Academy, P: 354

[45] الراشدی، ابو عماد زاہد، دینی مدارس کا نصاب و نظام، الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ، ص:-205

Al-Rashidi, Abu Imad Zahid, Deeni Madaris ka Nisab o Nizam, Al-Shari'a Academy Gujranwala, P: -205

[46] عباسی، ابن الحسن، دینی مدارس ماضی حال مستقبل، مکتبہ عمر فاروق کراچی، ص:-75

Abbasi, Ibn al-Hasan, Deeni Madaris Mazi Hal Mustaqbil, Maktaba Umar Farooq Karachi, P: 75

[47] میواتی، شبیر احمد، دینی مدارس اور عصر حاضر، الشریعہ اکیڈمی گجرانوالہ، 2007ع، ص:70

Miwati, Shabir Ahmed, Deeni Madaris aur Asr-e-Hazir, Al-Shari'a Academy Gujranwala, 2007 AD, P: 70

[48] عباسی، ابن الحسن، دینی مدارس ماضی حال مستقبل، مکتبہ عمر فاروق کراچی، ص:94

Abbasi, Ibn al-Hasan, Deeni Madaris Mazi Hal Mustaqbil, Maktaba Umar Farooq Karachi, P: 94

[49] بھٹو، حمید اللہ، ثانویہ عامہ کا تنقیدی جائزہ، دی اسکالر، 2017ء، ص:10

Bhutto, Hamidullah, Thanawiya Amma ka Tanqidi Jaiza, The Scholar, 2017 AD, P: 10

[50] بھٹو، حمید اللہ، ثانویہ عامہ کا تنقیدی جائزہ، دی اسکالر، 2017ع، ص:8-7

Bhutto, Hamidullah, Thanawiya Amma ka Tanqidi Jaiza, The Scholar, 2017 AD, P: 8-7

[51] ڈاکٹر، محمد امین، ہمارا دینی نظام تعلیم، دارالاخلاص، لاہور، ص:203

Doctor, Muhammad Ameen, Hamara Deeni Nizam Taleem, Darul Ikhlas, Lahore, P: 203

[52] - عبد القادر، دینی مدارس میں مروجہ نصاب، عصری مسائل اور تقاضے ایک تحقیقی مطالعہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ Vol: 9، 2012، ص:183-182

Abdul Qadir, Deeni Madaris Mein Maroja Nisab, Asri Masail aur Taqazay Ek Taqreeqi Mutala, Pakistan Journal of Islamic Research Vol: 9, 2012, P: 183-182

[53] درس نظامی، پیس ایجوکوشن اینڈ ڈولیپمینٹ فاؤنڈیشن، ص:71

Dars Nizami, Peace Education Development Foundation, p. 71